

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 2 مارچ 1955

ڈویژنل انجینئر، جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے

بنام

مہادیور گھوودگیگر۔

[ویوین بوس، جگندھاداس، ویٹکٹارام آئیر اور بی پی سنہا جسٹس صاحبان]

اجرتوں کی ادائیگی ایکٹ، 1936 (IV، سال 1936)، دفعہ 2 (vi) — اجرت —

کرایہ مکان الاؤنس — آیا وہ حکومت کی طرف سے بنائے گئے قانونی قواعد کے ایکٹ قاعدہ 3 (i) کے تحت اجرت کی تعریف کے تحت آتا ہے۔ اس کا قانونی اثر۔

بھارتیہ سرکار کی وزارت ریلوے کے تحت ریلوے بورڈ نے یکم نومبر 1947 سے ایک اسکیم متعارف کرائی جس کے تحت مخصوص ہیڈ کوارٹروں پر تعینات ریلوے کے کچھ ملازمین (بشمول پہلا مدعا علیہ جو 1945 سے ریلوے کا ملازم تھا) کو مخصوص نرخوں پر معاوضہ (شہر) الاؤنس اور کرایہ مکان الاؤنس دیا گیا۔ پہلے مدعا علیہ نے یہ الاؤنس اپنی تنخواہ کے ساتھ 18 اگست 1948 تک حاصل کیا، جب اسے حکومت کی طرف سے اس کے عہدے کے لیے موزوں کوارٹروں کی پیشکش کی گئی تھی، لیکن اس نے اس پر قبضہ کرنے سے انکار کر دیا اور اس کو پیش کردہ کوارٹر پر قبضہ کرنے سے انکار کرنے کی تاریخ سے کرایہ مکان الاؤنس روک دیا گیا۔

حکومت کی طرف سے بنائے گئے اور یکم نومبر 1947 کو نافذ کیے گئے قانونی قواعد کا قاعدہ 3

(i) مندرجہ ذیل ہے:

"کرایہ مکان الاؤنس ان لوگوں کے لیے قابل قبول نہیں ہوگا جو حکومت کی طرف سے فراہم کردہ رہائش پر قابض ہیں یا جن کو حکومت کی طرف سے رہائش کی پیشکش کی گئی ہے لیکن جنہوں نے انکار کر دیا ہے۔"

فرض کیا گیا کہ کرایہ مکان الاؤنس صرف اس وقت تک قابل قبول ہے جب تک کہ کوئی ملازم مخصوص مقامات میں سے کسی ایک پر تعینات ہو اور اسے سرکاری کوارٹروں کی پیشکش نہیں کی گئی ہو۔ قواعد واضح طور پر فراہم کرتے ہیں کہ الاؤنس ان لوگوں کے لیے قابل قبول نہیں ہوگا جو سرکاری کوارٹروں پر قابض ہیں یا جن کو ایسے کوارٹروں کی پیشکش کی گئی ہے لیکن جنہوں نے پیشکش سے فائدہ اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔ ایک بار جب اوپر دی گئی تفصیل کے کسی ملازم کو مناسب مکان رہائش کی پیشکش کی جاتی ہے اور اس نے اس سے انکار کر دیا ہے، تو وہ کرایہ مکان الاؤنس کا حقدار نہیں رہے گا اور یہ الاؤنس ایکٹ کے دفعہ 2(vi) میں تعریف کے معنی میں "اجرت" نہیں رہے گا کیونکہ یہ معاہدے کی شرائط کے تحت مزید قابل ادائیگی نہیں ہے۔

کرایہ مکان الاؤنس کی منظوری ملازم میں تمام جگہوں پر جہاں بھی اسے تعینات کیا جائے اور تمام حالات میں ناقابل عمل حق پیدا نہیں کرتی، اس سے قطع نظر کہ اسے سرکاری کوارٹروں کی پیشکش کی گئی ہے یا نہیں۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 208، سال 1952۔

درخواست نمبر 500، سال 1951 میں اجرت کی ادائیگی ایکٹ، بمبئی کے تحت اتھارٹی کے 28 ستمبر 1951 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

ایم سی سینتلاوڈ، اٹارنی جنرل برائے بھارت (جی این جوشی، پورس اے مہتا اور آئی پی جی گوکھلے، ان کے ساتھ)، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جے بی دادا چنچی، ایم وی جے کراور راجندر نارائن، مدعا نمبر 1 کے لیے:

2.1955 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ سنہا جسٹس نے سنایا۔

یہ 28 ستمبر 1951 کو دوسرے مدعا علیہ کی طرف سے منظور کردہ احکامات سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل ہے، جو کہ اجرت کی ادائیگی ایکٹ (IV، سال 1936) کی دفعہ 15(1) کے تحت مقرر کردہ اتھارٹی ہے، (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جائے گا) جس میں پہلے مدعا علیہ کے کرایہ مکان الاؤنس کے دعوے کو اس کی اجرت کے حصے کے طور پر اجازت دی گئی ہے۔

اس معاملے میں حقائق متنازعہ نہیں ہیں اور جلد ہی اس طرح بیان کیے جاسکتے ہیں: پہلا مدعا علیہ اپریل 1945 سے سنٹرل ریلوے (جو پہلے جی آئی پی ریلوے کے نام سے جانا جاتا تھا) کے ملازم میں ایک گینگ مین ہے۔ اس وقت ان کی اجرت ماہانہ 18 روپے کے علاوہ مہنگائی الاؤنس تھی۔ یکم نومبر 1947 سے بھارتیہ سرکار کی وزارت ریلوے کے تحت ریلوے بورڈ نے اپنے یادہانی نمبر E47 CPC/14 میں بیان کردہ نرخوں پر معاوضہ (شہر) الاؤنس اور کرایہ مکان الاؤنس کی گرانٹ کی اسکیم متعارف کرائی۔ اس اسکیم میں ترمیم ریلوے بورڈ کے خط نمبر E47 CPC/14 مورخہ 1 دسمبر 1947 کے ذریعے کی گئی تھی۔ اس اسکیم کے نتیجے میں مخصوص ہیڈ کوارٹروں پر تعینات کچھ ریلوے ملازمین کچھ مخصوص نرخوں پر مذکورہ الاؤنس کے اہل تھے۔ اس طرح پہلا مدعا علیہ 10 روپے ماہانہ الاؤنس کا حقدار بن گیا۔ یہ الاؤنس پہلے مدعا علیہ نے اپنی تنخواہ کے ساتھ 18 اگست 1948 تک لیا جب حکومت نے اسے اپنے عہدے کے لیے موزوں کوارٹروں کی پیشکش کی، لیکن اس نے اس پر قبضہ کرنے سے انکار کر دیا۔ حکومت کی طرف سے پیش کردہ کوارٹروں پر قبضہ کرنے سے ان کے انکار پر 19 اگست 1948 سے کرایہ مکان الاؤنس روک دیا گیا۔ 8 جون 1951 کو پہلے مدعا علیہ نے اتھارٹی کے سامنے 290 روپے کا اپنا دعویٰ اس بنیاد پر پیش کیا کہ اپیل کنندہ، ڈویژنل انجینئر، جی آئی پی ریلوے، جو اجرت کی ادائیگی کے لیے ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت ذمہ دار اتھارٹی تھا، نے 19 اگست 1948 سے اسے کرایہ مکان الاؤنس کی ادائیگی روک دی تھی۔ اس دعوے میں 19 اگست 1948 سے 18 جنوری 1951 تک کی مدت 10 روپے ماہانہ کی شرح سے شامل تھی۔ اپیل کنندہ اتھارٹی کے سامنے پیش ہوا اور اپنے تحریری بیان کے ذریعے اس دعوے کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ کرایہ مکان الاؤنس جو دعوے کا موضوع تھا، ایکٹ کی دفعہ 2(vi) کے معنی میں

"اجرت" نہیں تھا۔ لہذا، یہ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کیا گیا تھا جو ایف اتھارٹی کے سامنے مخالف فریق تھا کہ اس کے پاس اس دعوے کو قبول کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے جسے محدود طور پر مسترد کیا جانا چاہیے۔ مزید استدعا کی گئی کہ یہ دعویٰ اس بنیاد پر ناقابل قبول ہے کہ مدعا علیہ کی اجرت سے کوئی غیر قانونی کٹوتی نہیں کی گئی تھی کیونکہ مدعا علیہ کو مناسب قسم کے ریلوے کوارٹر الاٹ کیے گئے تھے اور چونکہ اس نے ان کوارٹروں پر قبضہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لیے وہ قواعد کے تحت کسی بھی کرایہ مکان الاؤنس کا حقدار نہیں تھا۔ متبادل طور پر، اپیل کنندہ کی طرف سے مزید استدعا کی گئی کہ درخواست کی تاریخ سے فوراً پہلے چھ ماہ سے پہلے کی مدت سے متعلق دعوے کو ایکٹ کی دفعہ 15(2) کی پہلی توضیح کے تحت وقت سے روک دیا گیا تھا۔ اتھارٹی نے تاخیر کو معاف کر دیا اور تاخیر کو معاف کرنے کے حکم کا وہ حصہ ہمارے سامنے تنازعہ میں نہیں ہے۔

فریقین کے درمیان اس طرح جڑے ہوئے مسائل پر اتھارٹی اس نتیجے پر پہنچی کہ کرایہ مکان الاؤنس "اجرت" ہے جیسا کہ ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے، کہ درحقیقت، پہلے مدعا علیہ کو رہائش کی پیشکش کی گئی تھی اور اس نے انکار کر دیا تھا؛ لیکن اس کے باوجود، اپیل کنندہ کرایہ مکان الاؤنس روکنے کا حقدار نہیں تھا۔ اس کے مطابق اتھارٹی نے 290 روپے کے دعوے کی اجازت دی تھی۔

اس معاملے میں فیصلہ کرنے کا مختصر نقطہ یہ ہے کہ آیا پہلے مدعا علیہ کی طرف سے دعویٰ کیا گیا کرایہ مکان الاؤنس ایکٹ میں موجود "اجرت" کی تعریف کے دائرے میں آتا ہے یا نہیں۔ فریقین کے درمیان حقائق کے سوالات پر کوئی فرق نہ ہونے کی وجہ سے، اٹھائے گئے سوال کا جواب اس بات پر منحصر ہونا چاہیے کہ ایکٹ کے دفعہ 2(vi) میں "اجرت" کی تعریف کے درج ذیل مادی حصے پر تعمیر کی جائے:

"اجرت سے مراد وہ تمام معاوضے ہیں، جو پیسے کے لحاظ سے ظاہر کیے جانے کے قابل ہیں، جو اگر ملازمت کے معاہدے کی شرائط، ظاہر یا مضمحل، پوری ہو جاتی ہیں، تو وہ مشروط طور پر، ملازم شخص کی باقاعدہ حاضری، اچھے کام یا طرز عمل یا دوسرے رویے پر، اس کے روزگار یا اس طرح کے روزگار میں کیے گئے کام کے سلسلے میں ملازم شخص کو ادا کیا جائے گا، اور اس میں مذکورہ بالا نوعیت کا کوئی بونس

یادگیر اضافی معاوضہ شامل ہے جو اس طرح قابل ادائیگی ہوگا اور اس شخص کو اس کی ملازمت ختم ہونے کی وجہ سے ادا کی جانے والی کوئی رقم شامل نہیں ہے، لیکن اس میں شامل نہیں ہے:

(a) کسی بھی گھر کی رہائش، روشنی، پانی، طبی حاضری یادگیر سہولیات کی فراہمی، یاریاستی حکومت کے عام یا خصوصی حکم کے ذریعہ خارج کردہ کسی بھی خدمت کی قیمت.....

".....

.....

تمام الفاظ سے ہٹ کر، "اجرت" وہ معاوضہ ہے جو آجر اپنے ملازم کو ان کے درمیان معاہدے کی شرائط کے مطابق فراہم کی جانے والی خدمات کے لیے ادا کرتا ہے۔ اس کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ فریقین کے درمیان معاہدے کی شرائط کیا ہیں۔ جب اپیل کنندہ کی نمائندگی والے ریلوے انتظامیہ کے تحت پہلے مدعا علیہ کی ملازمت شروع ہوئی تو تسلیم شدہ طور پر وہ اس طرح کے کسی کرایہ مکان الاؤنس کا حقدار نہیں تھا۔ جیسا کہ پہلے ہی اشارہ کیا گیا ہے، کرایہ مکان الاؤنس کی ادائیگی کے لیے اسکیم یکم نومبر 1947 سے نافذ کی گئی تھی جب گورنر جنرل کے ذریعے بھارتیہ سرکار ایکٹ 1935 کی دفعہ 241 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت قوانین بنائے گئے تھے۔ ان قوانین میں بعد میں ترمیم کی گئی۔ ہم یہاں ریلوے بورڈ کی طرف سے اس کے خط نمبر E47CPC/14 مورخہ 1 دسمبر 1947، خاص طور پر قاعدہ 3(i) کے ذریعے کی گئی ترمیم سے فکر مند ہیں جو ان شرائط میں ہے:-

"کرایہ مکان الاؤنس ان لوگوں کے لیے قابل قبول نہیں ہوگا جو حکومت کی طرف سے فراہم کردہ رہائش پر قابض ہیں یا جن کو حکومت کی طرف سے رہائش کی پیشکش کی گئی ہے لیکن جنہوں نے اس سے انکار کر دیا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ فریقین کے درمیان معاہدے کی شرائط میں اوپر بیان کردہ قاعدہ شامل ہے اور اس لیے قانون میں موقف یہ ہے کہ پہلے مدعا علیہ میں کرایہ مکان الاؤنس کا دعویٰ کرنے کا کوئی مطلق حق نہیں ہے۔ دوسرے لفظوں میں، یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ کرایہ

مکان الاؤنس کے دعوے کے قابل قبول ہونے کی ایک شرط ہے، یعنی، ملازم کو ان میں سے کسی ایک جگہ، جیسے بمبئی، کلکتہ، مدراس وغیرہ، پر تعینات کیا جانا چاہیے، اس سے پہلے کہ کرایہ مکان الاؤنس کا دعویٰ پیدا ہو اور اس کے بعد ایک شرط ہے، یعنی کہ ملازم کو کسی بھی جگہ تعینات کیا جائے۔ اگر حکومت زیر بحث ملازم کو رہائش فراہم کرتی ہے یا ملازم اس طرح پیش کردہ رہائش پر قبضہ کرنے سے انکار کرتا ہے تو ان جگہوں میں سے کچھ الاؤنس کے حقدار نہیں ہوں گے۔ دوسری طرف، پہلے مدعا علیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ ملازم کا الاؤنس کا حق اس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ ملازمت کے معاہدے کی شرائط کو پورا کرتا ہے جس میں باقاعدہ حاضری، اچھا کام یا طرز عمل اور اس کا دوسرا طرز عمل شامل ہے۔ ایکٹ میں موجود "اجرت" کی تعریف کے مطابق۔ پہلے مدعا علیہ کی جانب سے یہ بھی دلیل دی گئی کہ تعریف کی شرائط کو ایکٹ کے دفعہ 7 اور 11 تو ضیعات کے ساتھ مستقل طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ وہ قاعدہ 3(i) جو اوپر بیان کیا گیا ہے وہ "اجرت" کی تعریف کی کچھ شرائط اور دفعہ 7 اور 11 تو ضیعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے اور یہ کہ کسی بھی صورت میں، اگر مذکورہ قاعدہ 3(i) کو فریقین کے درمیان معاہدے کی شرائط کا حصہ سمجھا جانا ہے، تو ایکٹ کا دفعہ 23 کسی ملازم کو اس طرح کے معاہدے میں داخل ہونے سے منع کرتا ہے، جیسا کہ اسے اس کے ذاتی حقوق سے محروم کرنے کا اثر ہے۔

شروع میں یہ نوٹ کیا جانا چاہیے کہ اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل اٹارنی جنرل نے اس دلیل پر زور نہیں دیا جو اپیل کنندہ کے تحریری بیان میں اور اتھارٹی کے سامنے بھی اٹھائی قابل ہے جیسا کہ اس کے ذریعے منظور کردہ احکامات سے ظاہر ہوتا ہے، اس شق (a) میں "کسی بھی مکان کی رہائش کی قیمت" کو خارج کرتے ہوئے واضح طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ کرایہ مکان الاؤنس کو "اجرت" میں شامل نہیں کیا گیا تھا جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2(vi) میں بیان کیا گیا ہے، یہ دلیل اس غیر ضروری مفروضے پر آگے بڑھتی ہے کہ کرایہ مکان الاؤنس کسی بھی مکان کی قیمت کا مترادف ہے: اجرت کی تعریف اور ایکٹ کے دفعہ 7(2)(b) اور دفعہ 11 میں حوالہ دیا گیا ہے۔

اس سوال کا جواب کہ آیا کرایہ مکان الاؤنس "اجرت" ہے، مثبت ہو سکتا ہے اگر محکمہ کی طرف سے کرایہ مکان الاؤنس کی منظوری سے متعلق بنائے گئے قواعد آجر کے لیے بغیر کسی اور چیز کے

کرایہ مکان الاؤنس دینا لازمی بناتے ہیں، دوسرے لفظوں میں، اگر کرایہ مکان الاؤنس بغیر کسی شرط کے یا اگر کسی شرائط کے ساتھ دیا گیا تھا، جو قانون میں ناقابل عمل تھے۔ لیکن کرایہ مکان الاؤنس دینے کے لیے حکومت کی طرف سے بنائے گئے قانونی قوانین اسے غیر مشروط اور مطلق نہیں بناتے ہیں۔ پہلی صورت میں کرایہ مکان الاؤنس کسی خاص طبقے کے تمام ملازمین کے لیے قابل قبول نہیں ہے۔ یہ صرف ایسے ریلوے ملازمین کے لیے قابل قبول ہے جو مخصوص مقامات پر تعینات ہیں تاکہ "بعض مہنگے شہروں میں ریلوے ملازمین کو ان کی طرف سے ادا کیے گئے زیادہ کرایوں کی تلافی کی جا سکے جو ان سے عام طور پر ادا کرنے کی توقع کی جاسکتی ہے"؛ اور نہ ہی ایسا الاؤنس "منافع کا ذریعہ بننے کا ارادہ رکھتا ہے" یا "مفت کوارٹروں کے بدلے الاؤنس" ہونا چاہیے، جیسا کہ خط نمبر E47CPC/14 مورخہ 1 دسمبر 1947 کی تمہید میں خاص طور پر بیان کیا گیا ہے، ریلوے بورڈ کے ذریعہ جاری کیا گیا۔ پہلے مدعا علیہ کی جانب سے دلیل درست ہوتی اگر قواعد میں کسی خاص زمرے کے ہر ملازم کو کرایہ مکان الاؤنس دینے پر غور کیا جاتا لیکن قواعد اس طرح کی مطلق شرائط میں گرانٹ نہیں دیتے۔ کرایہ مکان الاؤنس صرف اس وقت تک قابل قبول ہے جب تک کہ کوئی ملازم مخصوص جگہوں میں سے کسی ایک پر تعینات ہو اور اسے سرکاری کوارٹروں کی پیشکش نہ کی گئی ہو۔ قواعد واضح طور پر فراہم کرتے ہیں کہ الاؤنس ان لوگوں کے لیے قابل قبول نہیں ہوگا جو سرکاری کوارٹروں پر قابض ہیں یا ان لوگوں کے لیے جن کو ایسے کوارٹروں کی پیشکش کی گئی ہے لیکن جنہوں نے پیشکش سے فائدہ اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔ ایک بار جب اوپر دی گئی تفصیل کے کسی ملازم کو مناسب مکان رہائش کی پیشکش کی جاتی ہے اور اس نے اس سے انکار کر دیا ہے، تو وہ کرایہ مکان الاؤنس کا حقدار نہیں رہے گا اور اس طرح یہ الاؤنس ایکٹ کی تعریف کے معنی میں "اجرت" نہیں رہے گا، کیونکہ یہ معاہدے کی شرائط کے تحت مزید قابل ادائیگی نہیں ہے۔

ہماری رائے میں، یہ تمام معقول شک سے بالاتر واضح ہے کہ وہ قواعد جو آج اور ملازم کے درمیان معاہدے کی شرائط میں شامل ہونے چاہئیں، اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ایک ملازم جو مخصوص جگہوں میں سے کسی ایک پر تعینات ہے وہ کرایہ مکان الاؤنس کا حقدار ہوگا۔ لیکن جیسے ہی اسے اپنی رہائش کے لیے سرکاری کوارٹروں کی پیشکش کی جاتی ہے، وہ اس طرح کا حقدار ہونا بند کر دیتا

ہے، چاہے وہ واقعاً اس کو پیش کردہ کوارٹروں پر قابض ہو یا نہیں۔ لہذا کرایہ مکان الاؤنس کی منظوری ملازم میں تمام جگہوں پر اور تمام حالات میں ناقابل عمل حق پیدا نہیں کرتی ہے، اس سے قطع نظر کہ اسے سرکاری کوارٹروں کی پیشکش کی گئی ہے یا نہیں۔

لیکن مدعا علیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ اس طرح کا نتیجہ ایکٹ کی دفعہ 7 اور 11 تو ضیعات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ ہمیں اس طرح کی کوئی عدم مطابقت نظر نہیں آتی۔ ایکٹ کا دفعہ 7 اس طرح کی کٹوتیوں سے متعلق ہے جو ایکٹ میں بیان کردہ اجرتوں سے کی جاسکتی ہیں۔ دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (2) واضح طور پر ان سروں کی وضاحت کرتی ہے جن کے تحت اجرتوں سے قانونی طور پر کٹوتی کی جاسکتی ہے۔ اس ذیلی دفعہ کی شق (d) میں "آجر کی طرف سے فراہم کردہ گھر کی رہائش کے لیے کٹوتیوں" کا حوالہ ہے، اور دفعہ 11 میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کی کٹوتی اس وقت تک نہیں کی جائے گی جب تک کہ ملازم گھر کی رہائش قبول نہ کر لے اور اس طرح کی رہائش کی قیمت کے مساوی رقم سے زیادہ نہ ہو۔ ایکٹ میں "اجرت" کی تعریف اس کے عمل سے گھر کی رہائش کی قیمت کو بھی خارج کرتی ہے جس کا حوالہ دفعہ 7 اور 11 میں دیا گیا ہے۔ متقنہ نے "اجرت" کی تعریف میں "کسی بھی گھر کی رہائش کی قیمت" کا بیان محاورہ کیا ہے، جس کی نشاندہی "اجرت" سے کی جاسکتی ہے۔ ایک دوسرے کو خارج کرتا ہے۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ ایکٹ کے تحت "اجرت" کی تعریف میں آجر کی طرف سے ملازم کو فراہم کردہ کسی بھی مکان کی رہائش کی قیمت شامل نہیں ہو سکتی؛ بصورت دیگر "یہ" اجرت سے قانونی طور پر جائز کٹوتی نہیں ہوگی۔ یہ بھی اتنا ہی واضح ہے کہ کرایہ مکان الاؤنس جو کچھ حالات میں جیسا کہ مذکورہ بالا "اجرت" میں شامل کیا جاسکتا ہے، قانون میں مذکور کسی بھی مکان کی رہائش کی قیمت کے برابر نہیں ہے۔ اس طرح، پہلے مدعا علیہ کی جانب سے پیش کی گئی دلیل میں کوئی جواز نہیں ہے کہ مذکورہ بالا قاعدہ 3(i) ایکٹ کے دفعہ 7 اور 11 تو ضیعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔

پہلے مدعا علیہ کی جانب سے پیش کی گئی آخری دلیل پر غور کرنا باقی ہے کہ ایکٹ کا دفعہ 23 کسی ملازم کو اس طرح کے حق کو ترک کرنے سے منع کرتا ہے جیسا کہ اوپر مذکور قاعدہ 3(i) کا موضوع ہے۔ یہ دلیل اس مفروضے پر آگے بڑھتی ہے کہ کرایہ مکان الاؤنس جو کہ ملازم کو دیا گیا حق ہے، ایک

مطلق حق ہے۔ یہ پہلے ہی اوپر قرار دیا جا چکا ہے کہ قوانین کے ساتھ پڑھا جانے والا ایکٹ جو آجر اور ملازم کے درمیان معاہدے کی شرائط کو تشکیل دیتا ہے، ملازم میں کرایہ مکان الاؤنس کا کوئی مطلق حق پیدا نہیں کرتا ہے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، ملازم کے کسی ایسے حق کو ترک کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے جس پر دفعہ 23 میں غور کیا گیا ہو۔ مذکورہ وجوہات کی بنا پر اپیل کامیاب ہو جاتی ہے۔ اتھارٹی کی طرف سے منظور کردہ احکامات کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ اس معاملے کے خصوصی حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔